647

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،12۔مارچ 2007

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ جات مال وکالونیزاور تحفظ ماحولیات)

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

زراعت پر عام بحث

649

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

سوموار، 12۔مارچ 2007

(یوم الاثنین، 22۔صفر المظفر 1428ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 30 منٹ پر زیرِ صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ
الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ
الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٢٦ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ
وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ
الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ٢٧
لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا
مِنْهُمْ تُقٰىةً وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ٢٨

سُوْرَةُ آلِ عِمرَان آیات 26 تا 28

یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے o تو دن کا حصہ رات میں ڈالے اور رات کا حصہ دن میں ڈالے اور مردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے o مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ

بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے o

وما علینا الا البلاغ o

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ جات مال و کالونیز اور تحفظ ماحولیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ارشد محمود بگو صاحب!

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! پہلے اپوزیشن لیڈر بات کر لیں تو پھر میں بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ کی توجہ آج کے واقعے کی طرف دلاؤں گا کہ مال روڈ پر وکلاء برادری پر پولیس نے تشدد کیا ہے۔ بہت سارے سینئر وکلاء جن میں پارلیمنٹیرین اور سینیٹرز بھی تھے ان کے سر پھاڑے گئے ہیں۔ یہ واقعات کیوں پیش آ رہے ہیں اس لئے کہ ملک میں ایک آئینی بحران کی صورتحال ہے۔ آپ نے ہمیشہ ہمیں کہا ہے کہ عدلیہ کے خلاف بات نہیں ہو سکتی لیکن آج تو ہم عدلیہ کے حق میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کم از کم عدلیہ کے خلاف نہیں ہیں اس لئے ہمیں بات کرنے کا پورا موقع دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات چلتی کہاں سے ہے کہ ایک خط ایک وکیل لکھتا ہے۔ اس سے پہلے بھی بے شمار خط لکھے گئے ہیں۔ ایک خط سابق جرنیلوں نے، سابق چیف جسٹسز نے اور سابق گورنرز نے مل کر لکھا لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اب ایک آدمی ایک خط لکھتا ہے اور اس پر چیف جسٹس آف پاکستان کو گھر جانا پڑتا ہے۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! مجھے تو آج اس ہاؤس میں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ matter subjudice ہے، یہ عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے۔ آپ نے مال روڈ پر وکلاء کے ساتھ زیادتی کا کہا ہے۔ قاسم ضیاء صاحب! یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا اس لئے میں اجازت نہیں دیتا۔ رانا صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس طرح تو ہر آدمی اپنی مرضی سے بولنا شروع کر دے گا۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ساڑھے چار سالہ دور میں بڑے بڑے سخت بحران آئے اور آپ نے بڑی خوبصورتی سے ان کو اسی ہاؤس میں settle کرایا۔ آج تو ہم نے یہ سوچا تھا کہ جو پورے ملک میں بھونچال اور زلزلہ آیا ہے تو اس پر ہمارے جو بھائی حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں۔ یہ بھی ہمارے ساتھ آنسو بہائیں گے۔

جناب سپیکر! اس ملک کا چوتھا ستون گرا ہے۔ ہم بھی بات کرتے ہیں یہ بھی بات کر لیں۔ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ آپ اس issue پر بات کرنے دیں۔ ہم تین چار لوگ اس پر بات کریں گے۔ ہمارے یہ دوست بھی بات کر لیں، arguments کے ساتھ بات کر لیں تو پھر آپ ہاؤس کو جس طرح چاہیں چلائیں۔ یہ اچھی روایت نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی ارشد محمود بگو صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیا گیا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ مجھے بھی سنا جائے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جناب کی رولنگ آ چکی ہے کہ subjudice matter پر کسی قسم کی کوئی گفتگو نہیں ہوگی۔ اس کے بعد انھوں نے فرمایا کہ بھونچال آیا ہوا ہے۔ یہ ایک آئینی ریفرنس ہوا ہے۔ جب سجاد علی شاہ کو نکالا تھا تو اس وقت بھونچال نہیں آیا تھا۔ ابھی تو کچھ نہیں ہوا اور یہ subjudice matter ہے۔ ابھی فیصلہ عدلیہ کے سب سے معتبر اور سب سے اعلیٰ سپریم جوڈیشل کونسل نے کرنا ہے۔ یہ ان کو پریشرائز کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ ہم ایسے نہیں ہونے دیں گے۔ ہم ایسے بھونچال کو نہیں آنے دیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جناب قاسم ضیاء! --- (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں بات تو یہ کر رہا تھا کہ اگر معاملہ عدالت میں ہے تو وہ پوری قوم دیکھ رہی ہے کہ کون سا معاملہ کہاں ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے تو یہ سوچتے ہوئے حیرانی ہو رہی ہے کہ نعیم بخاری جو اس پنجاب کا ایک عام سا وکیل ہے۔ اس نے خط لکھا---

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے بالکل صحیح کہا ہے کہ یہ subjudiced matter ہے مگر آپ اس کی relevancy دیکھیں۔ ہم اس کی بات نہیں کر رہے کہ ہو کیا رہا ہے، ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ حبس بے جا میں رکھا ہوا ہے، ان کو کھانا نہیں دیا جا رہا ہے، ان کو ملنے نہیں دیا جا رہا، ان کا ٹیلیفون کٹا ہوا ہے اور ان کا ٹی وی کٹا ہوا ہے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! issue یہ ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ Legislators جو قانون بناتے ہیں وہ اس ملک کی بات نہیں کر سکتے ہیں تو کیا باہر والے بات کریں گے؟ اس وقت جو آئینی بحران ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ میری اس معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام خواتین و حضرات سے گزارش ہے کہ اگر تو ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا ہے تو میں ہر معزز رکن کو ٹائم دینے کے لئے تیار ہوں۔ اپوزیشن لیڈر نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا، میں نے انھیں موقع دیا۔ پوائنٹ آف آرڈر کن حدود میں رہ کر اٹھایا جا سکتا ہے۔ ماشاء اللہ اپوزیشن لیڈر صاحب بڑے اچھے پارلیمنٹیرین ہیں اور رانا ثناء اللہ خان بھی بڑے تجربہ کار ہیں۔ قاسم ضیاء صاحب آپ رولز آف پروسیجر کا رول 209 پڑھ دیں یا آپ کہتے ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ اگر آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے جو آپ نے اٹھایا ہے تو میں آپ سب کو ٹائم دوں گا جتنا آپ چاہیں گے۔ اگر رولز کے مطابق نہیں بنتا اور ہر کوئی اپنی مرضی کے مطابق اٹھ کر بولنا شروع کر دے گا تو پھر میں تو کسی کو کنٹرول نہیں کر سکوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں نے رول 209 کو چھیڑا ہی نہیں ہے۔ میں کوئی اور بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کی بات سن رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: آپ ہاؤس in order کریں تو میں اپنی بات بتا سکوں گا۔

سردار امجد حمید خان دستی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے امجد حمید دستی صاحب کو سن لیں۔ یہ ہمارے بزرگ ہیں۔ جی، دستی صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر!

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

کون مرتا ہے، کون جیتا ہے besideاس کے کہ کون زندہ باد ہے کون مردہ باد ہے، ہمارے کہنے سے کوئی زندہ باد ہوگا اور نہ ہمارے کہنے سے کوئی مرے گا اس لئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو دھماکا ہوا ہے جس کے متعلق آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی دھماکہ نہیں ہوا۔

سردار امجد حمید خان دستی: میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ کل جوڈیشل کونسل کی میٹنگ ہے۔ آپ کل تک انتظار کر لیں اور اس کے بعد اس مسئلے کو اٹھائیں۔ آپ بھی ہمارے ساتھی ہیں۔ میں ایک بہت اہم مسئلہ جس کا اس ملک کے مفاد سے تعلق ہے، کسی بندے سے تعلق نہیں ہے اور مسئلہ یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: دستی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ ابھی اس مسئلے کا ٹائم نہیں ہے۔ یہ وقفہ سوالات ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ رانا ثناء اللہ خان!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ پنجاب جو پاکستان کا 60 فیصد ہے اور یہ پنجاب کا ایوان اتنا بڑا ہے اور ملک میں اس کی اتنی اہمیت ہے۔ کیا اس سے پہلے کوئی ایسی روایت نہیں ہے کہ کوئی ایسا سانحہ یا کوئی ایسا عمل جس سے پورا معاشرہ، پورا ملک متاثر ہوا ہو اور اجلاس جاری ہو لیکن بات نہ ہو سکے۔ بات ہوتی رہی ہے۔

جناب سپیکر: ہم نے رولز آف پروسیجر کے مطابق چلانا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اسی پروسیجر کے تحت بات ہوتی رہی ہے، اسی پروسیجر کے تحت بعض معاملات کے اوپر یہاں پر دو دو گھنٹے بحث ہوتی رہی ہے۔ ایک عام نوعیت کا معاملہ ہوتا ہے، آپ نے فیصلہ کیا اور آپ نے کہا کہ ٹھیک ہے تین چار آدمی اس طرف سے بات کر لیں اور تین چار آدمی دوسری طرف سے بات کر لیں۔ اب بات یہ ہے کہ جو بات ہم کرنا چاہتے ہیں، ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہ اس کا جواب نہ دیں۔ یہ اپنی طرف سے اس بات کی جو بھی logic ہے وہ بیان کریں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ [******] یہ کہتے ہیں کہ معاملہ subjudiced ہے۔ (قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ چیف جسٹس آف پاکستان کا جو عہدہ ہے وہ پاکستان میں عدلیہ کے لحاظ سے سب سے بڑا عہدہ ہے۔ میں صرف یہ بات کرتا ہوں کہ چیف جسٹس کا عہدہ سب سے اوپر ہے۔

جناب سپیکر: اس طرح بدامنی پیدا ہو گی۔

رانا ثناء اللہ خان: میں صرف یہ بات کرتا ہوں کہ چیف جسٹس کا عہدہ سب سے اوپر ہے۔[***]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا ثناء اللہ خان: تو پھر آپ مجھے بتائیں کہ یہ ملک پھر کہاں رہے گا۔ یہ سوسائٹی اور یہ عدالتیں کس طرح باقی رہ سکتی ہیں اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک غیر آئینی عمل ہوا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سید احسان اللہ وقاص صاحب کا سوال ہے۔ سید احسان اللہ وقاص! (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر اپوزیشن اور حکومتی کے اراکین اسمبلی اپنی نشستوں
سے اٹھ کر سپیکر ڈائس کے سامنے آ گئے اور دونوں طرف سے نعرہ بازی کی گئی)

شاہ صاحب! اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔ سمیع اللہ خان صاحب! اپنی سیٹ پر بیٹھیں۔ معزز اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ میں ایک گھنٹے کے لئے ہاؤس کو adjourned کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ایک گھنٹے کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر ایک گھنٹہ وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 6 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر کالونیز: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانجھا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر کالونیز: جناب والا! آج محکمہ مال و کالونیز ڈیپارٹمنٹ کے سوالات تھے۔ کیونکہ آپ نے وقفہ سوالات کا آغاز فرما دیا تھا۔ پھر قائد حزب اختلاف نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا اور اس کے بعد معاملات چلتے رہے۔ اس سلسلے میں وضاحت چاہوں گا کہ ہم نے سوالات کے جوابات تو دے دیئے ہیں اور سوالات کے جوابات بھی ٹیبل پر رکھ دیئے تھے تو اب ان سوالات کا کیا ہو گا؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز اور تحفظ ماحولیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اس میں یہ ہے کہ وقفہ سوالات شروع ہو چکا تھا اور تقریباً کوئی پندرہ بیس منٹ اجلاس چلا تھا۔ اس کے بعد میں نے اجلاس ملتوی کر دیا تھا۔ جتنا وقت ہاؤس ملتوی رہا ہے وہ count نہیں ہو گا اور جتنی دیر ہاؤس چلتا رہا ہے وہ ٹائم count ہو گا۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کا یہ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کا ہے وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں۔ ان کا سوال dispose of ہوا۔

معزز ممبران: وہ آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک محمد اقبال چنڑ صاحب! ملک صاحب آپ اپنا سوال نمبر پکاریں۔

ملک محمد اقبال چنڑ: سوال نمبر 6392۔

ضلع بہاولپور تحصیلداروں نائب تحصیلداروں، پٹواریوں، گرداوروں کی تعداد اور دیگر تفصیلات

***6392: ملک محمد اقبال چنڑ:** کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولپور میں تحصیل وار کتنے پٹواری، گرداور، نائب تحصیلدار اور تحصیلدار کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی سٹیشن پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) کتنے ملازمین کے پاس اضافی چارج ہے؟

(د) کس کس پٹواری کے پاس ایک سے زائد موضع جات کا اضافی چارج ہے ان کے نام کیا ہیں اور ان کو اضافی چارج دینے کی وجوہات ہیں؟

(ہ) اس وقت ضلع ہذا کے جن پٹواریوں کے خلاف کرپشن کے الزام کے تحت پرچے درج ہیں ان کے نام اور موضع جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مال:

(الف) ضلع بہاولپور میں اس وقت کل 6 تحصیلدار 11 نائب تحصیلدار 36 گرداور اور 216 پٹواری کام کر رہے ہیں تحصیل وار فہرست جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع بہاولپور میں 46 پٹواری، 5 گرداور عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی سٹیشن پر کام کر رہے ہیں۔

(ج) ضلع بہاولپور میں 22 ملازمین کے پاس اضافی چارج ہے۔

(د) جن پٹواریوں کے پاس ایک سے زائد مواضعات کا چارج ہے ان کے ناموں کی فہرست جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع بہاولپور میں جن پٹواریوں کے خلاف کرپشن کے الزامات کے تحت پرچے درج ہیں ان کے نام اور مواضعات کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزیر موصوف کو یہ اختیار حاصل ہے کہ یہ جو پٹواری گرداور اور تحصیلدار اور ای ڈی او (آر) corrupt ہیں۔ ان کو ان کے خلاف کارروائی کرنے کا، انکوائری کرنے کا یا معطل کرنے کا اختیار حاصل ہے یا نہیں؟

وزیر کالونیز: آپ کا سوال ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے؟

ملک محمد اقبال چنڑ: وزیر مال سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ دوبارہ repeat کر دیں تاکہ وزیر موصوف آپ کا سوال سن لیں۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ پٹواری گرداور تحصیلدار جو کرپٹ ہیں اور لینڈ مافیا کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور کرپشن میں ملوث ہیں ان کے خلاف کوئی انکوائری کر سکتے ہیں انہیں معطل کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: وزیر مال صاحب سوال نمبر 6392 ہے اور ان کا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ کسی پٹواری گرداور یا کسی اور اہلکار کے خلاف آپ انکوائری کروا سکتے ہیں؟

وزیر مال: جی، بالکل کیوں انکوائری نہیں کروا سکتے۔

جناب سپیکر: جی، ان کے پاس اختیار ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب والا! پھر جن کے خلاف انکوائری ہوئی ہے اور جن کے خلاف کرپشن کے مقدمات درج ہیں ان کے خلاف کیا انکوائری ہوئی ہے اور اگر انکوائری ہوئی ہے تو ان کو معطل کیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جی، مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے جن اہلکاروں کے خلاف کرپشن کے الزامات تھے اب تک ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟

وزیر مال: جناب سپیکر! اس میں تین آدمیوں کے خلاف انکوائری ہوئی جس میں سے ایک جیل میں ہے، ایک کو dismiss کر دیا گیا ہے اور تیسرا ابھی جیل میں ہے۔ 13 آدمی ایسے تھے جن پر پرچہ ہوا تھا، انکوائری بھی ہو رہی تھی لیکن وہ اپنی سیٹ پر کام کر رہے تھے اس کے لئے میں نے پرسوں آرڈر بھیجا ہے کہ جب تک انکوائری ختم نہ ہو جائے انہیں suspend کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ جی۔

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! اگر ڈسٹرکٹ ناظم انہیں suspend نہ کرے اور وہ اپنے ہی مواضعات میں رہ جائیں تو پھر منسٹر صاحب اس بارے میں کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: وہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں کہ انہیں suspend کر دیا جائے۔ Next question ملک اصغر علی قیصر صاحب کا ہے--- تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے--- تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے--- تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question سمیع اللہ خان صاحب کا ہے--- تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کا ہے--- تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب کا ہے۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: سوال نمبر 7357۔

لودھراں میں پولٹری فارمز کی آبادی سے باہر منتقلی کا مسئلہ

*7357: سید محمد رفیع الدین بخاری: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لودھراں بہاولپور روڈ پر ریلوے لائن کے قریب اور لودھراں شہر کے نزدیک کافی تعداد میں پولٹری فارم قائم ہیں جس کی وجہ سے یہاں ہر وقت تعفن اور بدبو پھیلی رہتی ہے یہاں سے پیدل اور گاڑی پر سفر کرنا مشکل ہے؟

(ب) کیا حکومت ان پولٹری فارمز کو شہر سے دور منتقل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تحفظ ماحولیات:

(الف) یہ درست ہے کہ لودھراں، جلالپور روڈ پر ریلوے لائن سے پار 29 پولٹری فارم ہیں۔ یہ فارم سڑک کے ساتھ ساتھ زرعی رقبہ میں لودھراں شہر کی آبادی سے کچھ فاصلہ پر ہیں۔ ان farms کے ساتھ مالکان کے چند مکانات ہیں۔ عام طور پر بدبو فارم کے اندر ہی محسوس ہوتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ بدبو دور تک محسوس کی جا رہی ہو خصوصاً جب ہوا رُخ بدلتی ہے۔

(ب) مذکورہ پولٹری فارمز کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ روزانہ صفائی کا بندوبست کریں بدبو میں مزید کمی آئے مقامی حکومتیں اگر چاہیں تو ان کی منتقلی کے بارے میں فیصلہ کر سکتی ہیں اور قانونی کارروائی بھی کر سکتی ہیں۔ مزید پولٹری فارمز آبادی کے نزدیک لگنے کی ممانعت بھی کر سکتی ہیں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ پولٹری فارم لودھراں شہر سے فاصلے پر واقع ہیں، جو لودھراں شہر کے اندر واقع ہیں ان کے خلاف یہ کیا کارروائی کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ماحولیات!

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! معزز ممبر نے سوال کیا تھا کہ ریلوے لائن کے ارد گرد کوئی پولٹری فارمز ہیں۔ تو جہاں تک لودھراں شہر کی بات ہے وہاں اگر پولٹری فارمز ہیں تو ادھر انہی کے خلاف ای پی اوز جاری کئے گئے ہیں اور hearing کی جا رہی ہے۔ معزز ممبر نے ذکر کیا تھا کہ ریلوے

لائن کے ساتھ ساتھ پولٹری فارمز ہیں، ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے DOE گئے تھے انہوں نے یہی کہا ہے کہ ریلوے لائن کے اوپر کوئی بھی پولٹری فارم واقع نہیں ہے کیونکہ یہ rules and regulations میں ہے کہ پولٹری فارمز شہری آبادی سے کم از کم 500 میٹر دور ہونا چاہئے اور اگر معزز ممبر نے کوئی complaint کی ہے اور اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی ہو تو وہ بتا دیں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: جناب سپیکر! لودھراں شہر میں ریلوے لائن کے قریب بھی اور لودھراں بہاولپور روڈ کے ساتھ بھی بہت سے پولٹری فارمز واقع ہیں۔

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! ہمارے ڈسٹرکٹ آفیسر نے وہاں دورہ کیا تھا، ریلوے لائن کے ارد گرد تو بالکل نہیں ہیں جو ہیں وہ شہر کی آبادی سے آدھا کلومیٹر / تقریباً 500 میٹر دور ہیں اور rules and regulations کے مطابق ہم انہیں وہاں سے نہیں ہٹا سکتے البتہ ڈی سی او صاحب کو instructions دے دی گئی تھیں کہ آپ وہاں سے صفائی کرائیں۔ ابھی کل اور پرسوں دو دن ڈی او ای نے وہاں جا کر جائزہ لیا ہے۔ جہاں کا انہوں نے ذکر کیا ہے وہاں صفائی حفظان صحت کے مطابق ہے اور جو پولٹری فارمز شہری آبادی سے 500 میٹر کے اندر ہوں ان کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس ہے، محکمہ ماحولیات کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اگر معزز ممبر نے پولٹری فارمز کی منتقلی کروانی ہے تو ہمیں رپورٹ دیں جو ہم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو forward کریں گے کیونکہ ان کے پاس اختیار ہے۔ ہم نے تو یہ دیکھنا ہے کہ وہاں صفائی حفظان صحت کے مطابق ہے یا نہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو لکھ دیجئے۔

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! وہ لکھ دیا ہے مگر جو انہوں نے ذکر کیا ہے وہ آبادی سے 500 میٹر دور ہیں اور وہ اس زمرے میں نہیں آتے اور وہاں پر جو ارد گرد گھر ہیں وہ انہی فارمز کے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ جو پولٹری فارمز 500 میٹر سے کم فاصلے پر ہیں یا جو آبادی کے اندر ہیں، کیا انہیں remove کرنے کا محکمہ ارادہ رکھتا ہے۔ تو اس کے بارے میں آپ لکھ دیں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: جناب سپیکر! یہ پولٹری فارمز ریلوے لائن کے ساتھ ہیں اور یہاں بھی بہت سی آبادی واقع ہے۔

وزیر تحفظ ماحولیات: جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر سے پوچھنا چاہوں گی کہ کیا آپ نے محکمہ ماحولیات کو کوئی complaint کی ہے؟ ہمارے پاس اس طرح کی کوئی complaint معزز رکن یا کسی اور رکن کی طرف سے نہیں آئی کیونکہ وہاں complaint کے مطابق ہٹائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: بخاری صاحب! آپ محترمہ کو ان پولٹری فارمز کے نام لکھ کر بھیج دیں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: جناب سپیکر! یہ محکمے کا کام ہے کہ وہ دیکھیں کہ ماحولیات کے حوالے سے ارد گرد کیا ہو رہا ہے۔ ہم نے تو نشاندہی کرنی ہے۔

وزیر تحفظ ماحولیات: آپ نشاندہی کریں ناں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری: جناب سپیکر! انہوں نے ریلوے لائن کے نزدیک پولٹری فارمز کے بارے میں بتایا ہے۔ لودھراں بہاولپور روڈ کے ساتھ آبادی میں بہت زیادہ پولٹری فارمز واقع ہیں اور وہ شہر کے اندر ہیں۔

جناب سپیکر: بخاری صاحب! ان پولٹری فارمز کے نام لکھ کر محترمہ کو دے دیں۔ Next question سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question سمیع اللہ خان صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے، question dispose of ہوا۔ Next question ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے، question dispose of ہوا۔ Next question سردار نعیم اللہ خان شاہانی صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ next question ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question شیخ اعجاز احمد صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question چودھری طالب حسین صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question ملک اصغر علی قیصر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question رانا ثناء اللہ خان صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں، question dispose of ہوا۔ Next question حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں

ہیں،question dispose of ہوا۔Next question بھی حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں،question dispose of ہوا۔Next question میاں ماجد نواز صاحب کا ہے۔

میاں ماجد نواز: سوال نمبر 9008۔

صوبہ میں تحصیلداروں کی تعداد اور پروموشن سے متعلقہ تفصیل

*9008: میاں ماجد نواز: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں تحصیلدار کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) تحصیلدار کی پروموشن کا طریق کار کیا ہے اور کس اسامی پر پروموشن دی جاتی ہے؟

(ج) اس وقت کتنے تحصیلدار صاحبان کی پروموشن due ہے؟

(د) کیا حکومت جن تحصیل صاحبان کی پروموشن due ہے ان کی پروموشن جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مال:

(الف) صوبہ میں تحصیلدار کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 194 ہے۔

(ب) تحصیلداروں کی ترقی پنجاب پروونشل مینجمنٹ سروس رولز کے تحت کی جاتی ہے۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور انہیں گریڈ 17 میں بطور ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ترقی دی جاتی ہے۔

(ج) یہ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلق ہے۔

(د) سوال کے اس حصہ کا تعلق بھی محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے ہے۔

میاں ماجد نواز: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال ہے، اس میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلق ہے حالانکہ ترقی کا process ریونیو بورڈ کرتی ہے، پھر نوٹیفکیشن کے لئے ایس اینڈ جی اے ڈی کو جاتا ہے تو اگر یہ میری تسلی کے لئے وضاحت کر دیں کہ کس طرح سے اس کا طریق کار ہے۔ جو تحصیل داروں کی پروموشن ہوتی ہے جو نئے تحصیلدار ڈی ڈی او آر کی پوسٹ پر جائیں گے تو ان کا پروموشن کا طریق کار یہ ہے کہ SMBR نوٹیفکیشن کریں گے اور پھر اس کے بعد S&GAD اس کو as a DDO® نوٹیفائیڈ کرے گی۔ پہلے SMBR نوٹیفکیشن

کریں گے پھر ہی S&GAD والے اس کو ٹیک اپ کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! سنیارٹی لسٹ S&GAD والوں کے پاس ہوتی ہے اس کے مطابق جب وہ DPC کرتے ہیں ان میں جو تحصیلدار پروموٹ ہو جاتے ہیں وہ بورڈ آف ریونیو سے چلے جاتے ہیں اوران کی 17 سکیل میں پروموشن ہو جاتی ہے اور تحصیلدار بورڈ آف ریونیو تک رہ سکتا ہے اس سے اوپر والے S&GAD کے پاس چلے جاتے ہیں۔

میاں ماجد نواز: جناب سپیکر! یہ پروموشن کا مسئلہ ہے کہ تحصیلداروں نے پروموٹ ہوکر S&GAD جانا ہے۔ سنیارٹی لسٹ کو SMBR کلئیر کریں گے تو وہ آگے جائیں گے۔ وہ لسٹ declare ہو چکی ہے۔

وزیر مال: جناب سپیکر! سنیارٹی لسٹ ہمیشہ کلئیر ہوتی ہے لیکن یہ وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتی رہتی ہے لیکن وہ S&GAD کو بھی بھیج دی جاتی ہے اور بورڈ آف ریونیو میں بھی موجود ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مال: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت حاصل کی گئی اراضی اور قیمت کی تفصیل

*5158: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ نوآبادیات نے آرمی ویلفیئر سکیم کے لئے 2002-03 میں کتنی زمین کس ریٹ پر فراہم کی کیا یہ تمام زمین بے آباد و بنجر تھی یا اس میں کوئی نہری زمین بھی شامل تھی؟

(ب) آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت فراہم کی گئی زمین کی قیمت اس علاقہ کے اوسط بیچ سے کتنی کم تھی؟

(ج) 1999 میں 30,000 ایکڑ بنجر زمین جو آرمی ویلفیئر سکیم کے لئے فراہم کی گئی تھی یہ زمین جن فوجی افسران کو فراہم کی گئی تھی انہوں نے اس میں سے کتنی زمین آباد کر لی ہے اور کتنی تا حال بے آباد ہے کیا حکومت اس زمین کی فراہمی کے الاٹی پر یہ شرط بھی عائد کرنے کو تیار ہے کہ اس زمین کو آباد کئے بغیر اسے فروخت کرنے کا حق نہ ہو گا؟

وزیر کالونیز:

(الف) محکمہ نو آبادیات نے آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت 03-2002 میں 18130 ایکڑ زمین محکمہ دفاع کے حوالہ کے تمام زمین بے آباد اور بنجر تھی اس میں کوئی نہری زمین شامل نہ تھی۔

(ب) اوسط بیع کا ویلفیئر سکیم کے تحت الاٹ شدہ رقبہ سے موازنہ درست نہ ہے اوسط بیع آباد / نہری رقبہ کی دستیاب ہوتی ہے جبکہ آرمی ویلفیئر سکیم کے تحت فراہم کیا جانے والا رقبہ ہوتا ہے۔

(ج) 1990 میں فراہم کئے جانے والے رقبہ 30,000 ایکڑ بنجر زمین میں سے تقریباً 50 فیصد رقبہ ہو چکا ہے۔ مطابق پالیسی بروئے چھٹی نمبر 1413-98/259-CIV مورخہ 99-04-03 جاری شدہ کالونیز ڈیپارٹمنٹ بورڈ آف ریونیو پنجاب پیرا نمبر (1) کی رو سے کوئی بھی فوجی الاٹی اجازت اور 75 فیصد رقبہ آباد کرنے کے بغیر فروخت نہ کر سکتا ہے۔

محکمہ تحفظ ماحولیات میں چالان کے اختیار
اور 2004 تا حال چالانوں اور آمدن کی تفصیل

*6624: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا محکمہ تحفظ ماحولیات کے پاس چالان کرنے کا اختیار ہے، اگر ہاں تو یہ اختیار کس گریڈ کے آفیسر کے پاس ہے؟

(ب) یکم جنوری 2004 سے آج فیصل آباد میں کتنی گاڑیوں، فیکٹریوں اور انڈسٹری کے چالان فضا کو آلودہ کرنے پر کئے گئے ہیں اور ان سے کتنی آمدن ہوئی ہے؟

(ج) حکومت اس ضلع میں فضائی آلودگی کے تدارک کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر تحفظ ماحولیات:

(الف) محکمہ تحفظ ماحول کے کسی آفیسر یا اہلکار کے پاس ماحولیاتی قانون 1997 کے تحت چالان کرنے کا اختیار نہ ہے۔ وہ پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2001 کے تحت کارروائی کر سکتے ہیں۔

(ب) محکمہ تحفظ، ٹریفک پولیس اور محکمہ ٹرانسپورٹ فیصل آباد کے تعاون سے وقتاً فوقتاً دھواں اور شور پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف خصوصی مہم چلاتا ہے۔ اس سلسلہ میں سال 2004 سے لے کر تا حال 1428 گاڑیوں کا چالان کیا گیا۔ کثیر تعداد میں پریشر ہارن اتارے گئے اور تقریباً -/2,60,000 روپے جرمانہ کیا گیا۔ گاڑیوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے سکواڈ قائم کئے جا رہے ہیں۔ مزید برآں ایک سو تین فیکٹریوں کے خلاف PLGO, 2001 کے تحت اور 9 فیکٹریوں کے خلاف PEPA-1997 کے تحت کارروائی کا جا رہی ہے۔

(ج)

I- فضا کو آلودہ کرنے والی فیکٹریوں کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنی آلودگی پر کنٹرول کریں اور مناسب آلات کی تنصیب کریں۔ اس ہدایت پر عمل نہ کرنے والوں کے خلاف رپورٹ صوبائی دفتر کو بھجوائی جاتی ہے، جس پر ماحولیاتی قانون مجریہ 1997 کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

II- ایک نئی انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام عمل میں آ چکا ہے جس کو فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ مینجمنٹ کمپنی کنٹرول کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ فیصل آباد میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لئے محکمہ جنگلات اور ٹی ایم اے کے تعاون سے درخت لگانے کے منصوبے زیر کار ہیں ماحولیاتی آلودگی کے بارے میں آگاہی کے لئے وقتاً فوقتاً سیمینار / ورکشاپ / walk کروائی جاتی ہیں۔

2001 تا 2004 صوبہ میں قائم جناح آبادیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5221: سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں 2001 تا 2004 کتنی جناح آبادیاں قائم کی گئیں؟

(ب) ان آبادیوں میں کتنے پلاٹ بے گھر افراد میں تقسیم کئے گئے؟

(ج) کتنے افراد نے ان پلاٹس کے حصول کے بعد ان پر مکان تعمیر کئے اور ان میں مقیم ہوئے مکانات بنانے کے لئے الاٹی کو کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں؟

(د) اگلے ایک سال میں لاہور ضلع اور صوبہ پنجاب میں کہاں کہاں جناح آبادیاں قائم کرنے اور مستحق افراد میں پلاٹس / معمولی قیمت پر فروخت کرنے کا پروگرام ہے؟

وزیر کالونیز:

(الف) صوبہ پنجاب میں 2001 تا جون 2006، 972 جناح آبادیاں قائم کی گئیں۔

(ب) ان آبادیوں میں 60856 بے گھر افراد کو پلاٹس تقسیم کئے گئے۔

(ج) 24107 افراد مکانات تعمیر کر کے ان میں رہائش پذیر ہیں۔ عام بنیادی سہولتوں کی فراہمی کی ذمہ داری ایم این اے، ایم پی اے یا بلدیاتی اداروں کی ہے جو یہ ضرورتیں مہیا کر رہے ہیں۔

(د) ضلع لاہور کے علاوہ دیگر آٹھ اضلاع میں 278 جگہوں پر جناح آبادیاں قائم کرنے کا پروگرام ہے۔

انجنز کی آلودگی کی چیکنگ کے لئے آلات کی خریداری

*7215: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ ٹرانسپورٹ کی انجن pollution کی چیکنگ کے equipment کے لئے orders دے دیئے گئے ہیں، یہ کب تک اضلاع میں پہنچ جائیں گے؟

وزیر تحفظ ماحولیات:

محکمہ تحفظ ماحول کے ضلع دفاتر measure کرنے کے آلات تو سب کے پاس ہیں مگر کاربن مونوآکسائیڈ اور دھواں measure کرنے کے آلات صرف لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد اور ملتان میں ہیں۔ ایک CO میٹر مزید اس سال خرید لیا جائے گا۔ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ جناب نے اپنے موٹر وہیکل ایگزامینرز کو Noise Level Meter لے کر دیئے ہیں۔

سال 2003 تا 2005 لاہور میں تعینات پٹواری، گرداور، تحصیلدار کی تفصیلات اور عرصہ تعیناتی

*7631: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سال 2003 تا 2005 تک جو پٹواری، گرداور اور نائب تحصیلدار تعینات رہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

(ب) تین سال سے زائد عرصہ ایک ہی جگہ تعینات رہنے والے اہلکاروں کے نام، عہدہ اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں نیز ان اہلکاروں کی ٹرانسفر نہ کرنے کی وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت ایسے اہلکاروں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر مال:

(الف) ضلع لاہور میں سال 2003 تا 2005 تک تعینات پٹواری، گرداور اور نائب تحصیلدار کی فہرست جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تین سال سے زائد سے عرصہ ایک ہی جگہ تعینات رہنے والے اہلکاروں کے نام، عہدہ اور موجودہ تعیناتی کی فہرست جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تعیناتی کے تین سال پورے ہونے پر تبادلہ لازمی نہیں ہے۔

(ج) حکومت کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت یہ لازم نہیں کہ تین سال کا عرصہ مکمل ہونے پر ضرور تبدیل کیا جائے گا۔

بہاولپور بے زمین کاشتکاروں کو الاٹ کی گئی اراضی کی تفصیلات

*5304: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک ضلع بہاولپور میں کتنے افراد کو کس کس جگہ کتنی کتنی سرکاری اراضی "بے زمین کاشتکار" سکیم کے تحت الاٹ کی گئی ان کے نام، ولدیت پتاجات اور شناختی کارڈ نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) بے زمین کاشتکاروں کو زمین کی الاٹمنٹ کے لئے جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس کمیٹی میں شامل سرکاری ممبران کے نام اور ولدیت کی تفصیل الگ دی جائے۔

وزیر کالونیز:

(الف) یکم جنوری 2004 سے آج تک ضلع بہاولپور 1155 افراد کو 12260 ایکڑ 2 کنال اور 3 مرلے زمین الاٹ کی گئی۔ تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

	M	K	A	
1۔ تحصیل بہاولپور	2	0	505	45 افراد
2۔ تحصیل احمد پور	0	7	2700	259 افراد
3۔ تحصیل یزمان	7	0	3700	334 افراد
4۔ حاصل پور	3	6	5028	481 افراد
5۔ خیرپور ٹامیوالی	11	3	325	36 افراد
کل	3	2	12260	1155 افراد

نام اور پتا جات کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کمیٹی کے ممبران کے نام اور عہدہ کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیالکوٹ اشٹام فروشوں کی تعداد و تفصیل

*8055: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سیالکوٹ میں جن لوگوں کو اشٹام فروشی کے لائسنس دیئے گئے ہیں، ان کی تفصیل تحصیل وار بیان فرمائیں؟

(ب) جن لوگوں کو اشٹام فروشی کا لائسنس دیا گیا ہے، ان کی qualification و معیار کیا ہے؟

(ج) اشٹام فروشی کا لائسنس لینے کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر مال:

(الف) جن افراد کو ضلع سیالکوٹ میں اشٹام فروشی کے لائسنس دیئے گئے ان کی تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل سیالکوٹ	45
تحصیل ڈسکہ	22

تحصیل پسرور	16
تحصیل سمبڑیال	11

(ب) پنجاب سٹیمپ رولز 1934 کے رول 26(1)C کے تحت جو لوگ اچھے کردار و اخلاق کے مالک ہوں، پڑھے لکھے اور خوش خط ہوں وہ اشٹام فروشی کے لائسنس کے حصول کے اہل ہیں بشرطیکہ سٹیٹ خالی ہو یہ لائسنس جاری کرنے کا اختیار کلکٹر آفیسر (ریونیو) کے پاس ہوتا ہے۔

(ج) اشٹام فروشی کی خالی سیٹ پر درخواستیں طلب کی جاتی ہیں۔ انٹرویو کئے جاتے ہیں۔ معیار پر پورے اترنے والے افراد کو کلکٹر / ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اشٹام فروشی کا لائسنس جاری کرتا ہے۔

ضلع بھکر جنوری 1999 تا حال مختلف سکیموں کے تحت اراضی کی الاٹمنٹ کی تفصیل

*8475: سردار نعیم اللہ خان شاہانی: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 1999 سے آج تک ڈی او (آر) ای ڈی او (آر) بھکر نے جن افراد کو سرکاری رقبہ الاٹ کیا، ان افراد کے نام، پتاجات اور رقبہ کی تفصیل نیز یہ رقبہ کس کس سکیم کے تحت الاٹ کیا گیا؟

(ب) ٹیوب ویل سکیم، چشمہ بیراج اور اٹامک انرجی سکیم کے تحت کتنا رقبہ الاٹ ہوا؟

(ج) کیا ان سکیموں کے تحت اس ضلع میں مخصوص شدہ رقبہ reserved کروایا گیا ہے یا نہیں؟

(د) یہ الاٹمنٹ کس ریٹ سے ہوئی ہے؟

(ہ) ان میں سے کتنے اشخاص نے نوٹیفکیشن 1995 اور 2001 کے تحت بھی کوئی درخواستیں گزاری تھیں یا کہ نہیں؟

(و) جو مثلہ جات 1979 اور 1983 کے نوٹیفکیشن کے تحت فیصلہ ہوئی تھیں یا انہیں بصورت اپیل بحال کیا گیا ہے یا کہ بااجازت ای ڈی او (آر) بحال کیا گیا ہے؟

وزیر کالونیز:

(الف) تفصیل جز (ب) میں درج ہے۔ اس کے علاوہ کوئی رقبہ نہ ہے۔

(ب) چشمہ بیراج سکیم اور اٹامک انرجی کے تحت الاٹ شدہ رقبہ از یکم جنوری1999 سے ای ڈی او(آر)اور ڈی او(آر) بھکر نے جو رقبہ الاٹ کیا ہے۔اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

الاٹ شدہ رقبہ مرحلہ اول چشمہ بیراج سکیم	الاٹ شدہ رقبہ مرحلہ دوئم	اٹامک انرجی سکیم
360.00کنال	1892-04کنال	2070-10کنال

جہاں تک ٹیوب ویل سکیم کے تحت الاٹ شدہ رقبہ کا تعلق ہے یہ سکیم سال1952 میں مطابق نوٹیفکیشن مورخہ1952-10-31وجود میں آئی۔ اس سکیم کے تحت کل 1036 الاٹیاں کو150ایکڑ رقبہ کے حساب سے کل رقبہ 155400ایکڑ الاٹ کیا گیا تھا اس کے بعد ٹیوب ویل سکیم کے تحت کوئی رقبہ الاٹ نہ کیا گیا ہے۔

(ج) بورڈ آف ریونیو پنجاب سے رقبہ ان سکیم ہائےreserved ہے۔

(د) چشمہ بیراج سکیم مرحلہ اول کے تعین تحت قیمت مطابق ہدایات بورڈ آف ریونیو پنجاب ہو چکی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ رقبہ کاشتہ /آباد -/500روپے فی ایکڑ

رقبہ غیر آباد -/300روپے فی ایکڑ

2۔ چشمہ بیراج سکیم مرحلہ دوئم کی تعین قیمت تاحال نہ ہوئی ہے جس کی کارروائی برائے تعین قیمت بورڈ آف ریونیو پنجاب میں ہو رہی ہے۔

3۔ پاکستان،اٹامک انرجی کی تعین قیمت اراضی درج ذیل ہے۔

تحصیل دریا خان

رکھ /چک نمبر

رکھ /چک نمبر	نہری	بارانی	بنجر قدیم
دولیوالہ	5597روپے	3198.24روپے	1599.12روپے
دالہ	5344روپے	1820روپے	1599.12روپے
موہنہ خانسر	5325روپے	5325روپے	1521.50روپے

(ہ) ان نوٹیفکیشن کے تحت الاٹمنٹ کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو بھکر یا ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کوئی درخواست نہ گزاری گئی تھی۔

(و) جملہ مثلہ جات پر تمام قانونی امور /اتھارٹیز کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کیا گیا۔

ضلع سیالکوٹ لمبر داروں کی تعداد و تفصیل
اور پرانے لمبر داروں کو الاٹمنٹ اراضی کا مسئلہ

*8056: جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے لمبر دار ہیں؟

(ب) کتنے موضع جات میں ابھی لمبر دار نامزد نہ کئے گئے ہیں؟

(ج) کتنے لمبر داروں کے پاس حکومت کی پالیسی کے مطابق لمبر داری سکیم کے تحت ساڑھے بارہ ایکڑ زمین ہے اور کتنے لمبر داروں کے پاس یہ زمین نہیں ہے، ان کے نام اور موضع جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نئے لمبر دار کو اس سکیم کے تحت کر رہی ہے مگر پرانے لمبر داروں کو اس سکیم کے تحت بارہ ایکڑ زمین دی جا رہی ہے؟

(ہ) کیا حکومت پرانے لمبر داروں کو بھی زمین لمبر داری کے تحت الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال:

(الف) ضلع سیالکوٹ کل 2476 لمبر دار ہیں۔

(ب) ابھی تک 36 موضع جات ہیں لمبر دار نامزد نہ کئے گئے ہیں۔

(ج) محکمہ کالونی کی فراہم کردہ اطلاعات کے مطابق ضلع سیالکوٹ کالونی ضلع نہیں ہے لہذا کسی لمبر دار کو ساڑھے بارہ ایکڑ رقبہ نہ دیا گیا ہے۔

(د) کالونی اضلاع میں جہاں سرکاری زمین دستیاب ہے وہاں پر لمبر دار کو لمبر داری گرانٹ کے تحت ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کے حصول کا حق ہوتا ہے۔ یہ زمین وہ اس وقت تک استعمال کر سکتا ہے جب تک وہ لمبر دار کے عہدہ پر رہے۔

(ہ) ضلع سیالکوٹ چونکہ کالونی ضلع نہ ہے لہذا یہاں لمبر داری گرانٹ سکیم کا اطلاق نہیں ہوتا۔

لاہور میں صحافی کالونی کے اسٹیٹس اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیل

*8695: شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں صحافیوں کے لئے بنائی جانے والی کالونی کا status کیا ہے؟
(ب) مجوزہ کالونی میں ناجائز قابضین کتنے رقبہ پر قابض ہیں؟
(ج) کیا مجوزہ کالونی میں ناجائز قابضین کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی؟
(د) کیا مجوزہ کالونی میں ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑانے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) لاہور میں صحافیوں کے لئے بنائی جانے والی کالونی بروئے انتقال نمبر 22928 تبدیلی حقوق منجانب سنٹرل گورنمنٹ بحق سیکرٹری انفارمیشن اینڈ کلچر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب ایم ڈی پنجاب جرنلسٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن برائے تعمیر جرنلسٹ ہاؤسنگ کالونی بمقام لاہور برقبہ تعدادی 952 کنال 15 مرلہ واقعہ موضع ہربنس پورہ ہو چکا ہے۔
(ب) سالم رقبہ تعدادی 952 کنال 15 مرلہ پر ناجائز قابضان تھے جس میں ½ حصہ واگزار کرا دیا گیا ہے، باقی ماندہ ½ حصہ جانب مشرق تعمیرات بقایا ہے، ہائی کورٹ میں ناجائز قابضین نے رٹ پٹیشن دائر کر رکھی ہے جو عدالت عالیہ stay order جاری کر رکھا ہے، جونہی رٹ خارج ہوئی رقبہ وگزار کرا لیا جائے گا۔
(ج) جواب جز (ب) میں درج ہے۔
(د) حکومت قبضہ لینا چاہتی ہے۔ کارروائی بذریعہ سیکرٹری صاحب جاری ہے، عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ کے ڈبل بنچ میں کیس کی سماعت جاری ہے۔ عدالت عالیہ سے رٹ خارج ہونے کے بعد رقبہ واگزار کرا لیا جائے گا۔

ضلع لاہور میں تعینات تحصیلداروں، گرداوروں، پٹواریوں اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل

*8617: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
(الف) ضلع لاہور میں اس وقت کتنے تحصیلدار، گرداور اور پٹواری تعینات ہیں، ان کے نام مع جگہ تعیناتی کیا ہے؟

(ب) ضلع میں جو ملازمین عرصہ 5 سال سے ایک ہی جگہ تعینات ہیں، ان کے نام اور ایک ہی جگہ پر تعیناتی کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال:

(الف) ضلع میں اس وقت تحصیلدار، نائب تحصیلدار، گرداور اور پٹواریوں کی منظور شدہ اسامیاں اور ان پر تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

منظور شدہ اسامیاں	تعینات ملازمین کی تعداد
1۔ تحصیلدار 6	6 (اور ایک انڈر ٹریننگ تحصیلدار تعینات ہے)
2۔ نائب تحصیلدار 31	21
3۔ گرداور 46	34
4۔ پٹواریان 306	303

اس وقت نائب تحصیلداران کی 10، گرداور کی 12 اور پٹواریوں کی 3 اسامیاں خالی ہیں۔ تعینات ملازمین کے نام اور جگہ تعیناتی کی تفصیل (الف)، (ب)، (ج) اور (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل ملازمین عرصہ 5 سال سے تعینات ہیں۔

نام پٹواری	جگہ تعیناتی	تاریخ تعیناتی
ریاض علی	پٹواری حلقہ سلطان کے	28-10-1999
محمد ندیم لودھی	پٹواری حلقہ خودپور	04-03-2000
علی رضا	پٹواری حلقہ مریدوال	18-01-2002
محمد اسحاق	پٹواری حلقہ ترڑہ	01-07-2001

متاثرین صحافی کالونی لاہور کی بحالی کا مسئلہ

*8843: چودھری طالب حسین: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

حکومت متاثرین صحافی کالونی موضع ہربنس پورہ لاہور کی بحالی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر کالونیز:

حکومت پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے صحافی کالونی کی بحالی کے لئے ایک قطعہ اراضی تعدادی 952 کنال 15 مرلہ واقع موضع ہربنس پورہ لاہور صحافیوں کو الاٹ کرنے کے لئے محکمہ اطلاعات پنجاب کو منتقل کیا ہے۔

متاثرین صحافی کالونی نے عدالت عالیہ میں اس بارے میں رٹ دائر کی عدالت عالیہ کے فیصلہ کے مطابق ناجائز قابضین قرار دیا گیا۔ ناجائز قابضین کا کوئی قانونی استحقاق نہیں بنتا اب ان ناجائز قابضین نے ICA ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر رکھی ہے جس کی سماعت ہو رہی ہے عدالت عالیہ کے فیصلے کی روشنی میں عملدرآمد کیا جائے گا۔

بورڈ آف ریونیو کے احکامات پر عملدرآمد کی صورتحال

*8652: **ملک اصغر علی قیصر**: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب نے بروئے چٹھی نمبری/2706-2002 2337-LR-I مورخہ 01-10-2002 متعلقہ عملہ فیلڈ کو ہدایت کر رکھی ہے کہ مشترکہ کھاتہ جات کو تقسیم کر دیا جائے، اگر ہاں تو اس سلسلے میں اب تک ایسے کتنے کھاتہ جات کو تقسیم کیا جا چکا ہے اور ان کی تحصیل وار تفصیل کیا ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تقسیم زمین کے کیسوں کے لئے ریونیو افسر حلقہ دفعہ 135 تا 150 کے تحت کارروائی کرتا ہے، اگر ہاں تو کیا یہ درست ہے کہ اس قانون کو مقدمے کو نمٹانے کے لئے کسی مدت کا تعین نہیں کیا گیا، جس سے ریونیو افسر اپنی صوابدید یا سیاسی اثر و رسوخ سے انہیں لٹکائے رکھتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض ریونیو افسر عدالتی کاموں کے لئے بہت کم وقت نکالتے ہیں جس کی وجہ سے کئی کئی ماہ تک ایسے کیسوں پر کوئی کارروائی نہیں ہوتی، اگر ہاں تو ایسے افسران کے خلاف کارروائی کب تک کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ضلع اوکاڑہ کی مختلف تحصیلوں میں چھ ماہ سے زائد زیر کارروائی ایسے کیسوں کی فوری disposal کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال:

(الف) چیف ایگزیکٹو کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس مورخہ 7۔ اگست 2000 میں مشترکہ کھاتہ جات کی تقسیم کا حکم دیا گیا جن کا ذکر بورڈ آف ریونیو کی چٹھی مذکور میں ہے اس کے جواب میں سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب نے بذریعہ مراسلہ نمبری

LCM1110/2000-19-07 مورخہ 9-دسمبر 2000 وفاقی حکومت کی توجہ لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کی دفعات 135 تا 150 کی طرف مبذول کروائی جن کے تحت مشترکہ کھاتہ کی تقسیم کے لئے افسر مال کارروائی نہیں کرسکتا جب تک کہ اس بارے میں شریک کھاتہ درخواست نہ کریں لہذا بورڈ آف ریونیو پنجاب کی چٹھی مذکور مورخہ یکم اکتوبر 2002 پر عملدرآمد لینڈ ریونیو ایکٹ کی روشنی میں کیا جا سکتا ہے۔

(ب) مشترکہ کھاتہ جات کی تقسیم کے مقدمات کی سماعت اور فیصلہ AC-I تحصیلدار یا اس سے بالا افسر مال کے دائرہ اختیار میں ہے اور فیصلہ لینڈ ریونیو ایکٹ کی دفعات 135 تا 150 کے مطابق کرنا ہوتا ہے قانون میں ایسے مقدمات کے فیصلہ کرنے کے واسطے کوئی خاص مدت مقرر نہ کی گئی ہے افسر مال ہر کیس کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرتے ہیں۔

(ج) یہ درست نہیں ہے ریونیو آفیسر عدالتی امور جلد از جلد نمٹانے کے پابند ہیں غیر ضروری تاخیر کی صورت میں متاثرین فریق بورڈ آف ریونیو سے رجوع کر سکتا ہے۔

(د) ضلع ہذا کی مختلف تحصیلوں میں تقسیم اراضی کے 139 مقدمات 6 ماہ سے زائد عرصہ کے زیر التواء ہیں ان مقدمات کی جلد ڈسپوزل کے لئے تحصیلداران کو ہدایت ہو چکی ہے۔

فیصل آباد میں محلہ خالد آباد و محلہ نوابانوالہ کے مکینوں کے لئے مالکانہ حقوق کا مسئلہ

*8911: رانا ثناء اللہ خان: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 220ر۔ب تحصیل سٹی ضلع فیصل آباد کے رقبہ خالد آباد (ہرچرن پورہ) اور رقبہ بحد چک نمبر 220ر۔ب تحصیل سٹی ضلع فیصل آباد پر محلہ نوابانوالہ آباد ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر دو محلہ جات میں کم از کم 1700 گھر/مکان عرصہ 45 سال سے آباد ہیں اور یہ رقبہ ملکیتی حکومت پنجاب ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ محلہ جات کے مکین اپنے زیر قبضہ سرکاری رقبہ کی مناسب قیمت ادا کر کے مالکانہ حقوق حاصل کرنے کو تیار ہیں بلکہ مقامی ریونیو حکام کو

متعدد بار درخواست گزار ہوئے ہیں؟

(د) کیا حکومت درج بالا محلہ جات کے مکینوں سے بعد ادائیگی / وصولی رقم زیر قبضہ رقبہ مالکانہ حقوق قابضین کو دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر کالونیز:

(الف) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو فیصل آباد یہ درست ہے کہ محلہ خالد آباد کی آبادی چک نمبر220ر۔ب کے مربع 91 ملکیتی صوبائی حکومت پر واقع ہے جبکہ آبادی محلہ نوابانوالہ چک نمبر222ر۔ب مربع نمبر49 میں فیصل آباد میں واقع ہے۔ یہ آبادی زیادہ تر رقبہ صوبائی حکومت پر ہے جبکہ چند احاطہ جات مرکزی حکومت کی ملکیت (متروکہ غیر مسلم میں) ہر دو چکوک متذکرہ اندر حدود تحصیل سٹی ضلع فیصل آباد ہیں۔

(ب) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو فیصل آباد اس حد تک درست ہے کہ محلہ خالد آباد اور نوابانوالہ کی آبادی کافی عرصہ سے قائم ہے۔

(ج) قابضین رقبہ بورڈ آف ریونیو کو درخواست گزار سکتے ہیں۔ اس درخواست کا فیصلہ پالیسی کے مطابق کیا جائے گا جب کوئی درخواست بورڈ آف ریونیو میں موصول ہو گی اس پر فوری کارروائی کی جائے گی اور اگر قانونی رکاوٹ نہ ہوئی تو ان لوگوں کو ضرور accommodate کیا جائے گا۔

(د) اس کا جز (ج) ہی تصور کیا جائے۔

لاہور میں تحصیلداروں / نائب تحصیلداروں کی اسامیاں اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*8892: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کی منظور شدہ اسامیاں کتنی اور کس کس شعبہ جات کی ہیں؟

(ب) ان سامیوں پر کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور لاہور میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان میں سے جو ملازمین اپنے اصل گریڈ کی بجائے ہائر گریڈ کی اسامیوں پر کام کر رہے

ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ یا قانونی کارروائیاں کس کس بناء پر چل رہی ہیں؟

(ہ) ان ملازمین کے سال 05-2004، 06-2005، اور 07-2006 کے اخراجات بابت تنخواہ اور ٹی اے / ڈی اے بیان کریں؟

وزیر مال:

(الف) ضلع لاہور میں تحصیلداروں کی منظور شدہ 6 اسامیاں ہیں ان میں سے دو محکمہ مال کی، دو بندوبست اور دو اشتمال کی ہیں۔ نائب تحصیداروں کی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل ضمیمہ (الف) اور ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ملازمین میں سے کوئی ملازم اپنے اصل گریڈ کی بجائے ہائر گریڈ کی اسامی پر کام نہیں کر رہا۔

(د) ضلع لاہور میں تحصیلداروں کے خلاف کوئی محکمانہ قانونی کارروائی زیر التواء نہ ہے جبکہ نائب تحصیداروں کی محکمانہ قانونی کارروائی کے بارے میں تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع لاہور میں تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کے اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ج) اور ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں قانونگو / پٹواریوں کی اسامیاں و دیگر تفصیلات

*8893: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں قانونگو اور پٹواریوں کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ج) ان میں سے جو ملازمین اپنے اصل گریڈ کی بجائے ہائر گریڈ میں کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) ان میں کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ یا قانونی کارروائیاں کس کس بناء پر ہو رہی ہیں؟

(ہ) ان ملازمین کے سال 2004-05، 2005-06، اور 2006-07 کے تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کے اخراجات بتائیں؟

وزیر مال:

(الف) ضلع لاہور میں قانونگو کی کل منظور شدہ 46 اسامیاں ہیں اور ٹپواریان کی مظور شدہ اسامیاں 306 ہیں۔

(ب) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ضمیمہ (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کوئی بھی ملازمین اپنے اصل گریڈ سے ہائر گریڈ میں کام نہ کر رہا ہے۔

(د) کل 31 ملازمین کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)

سال 2004-05	1,60,78,000/- روپے
سال 2005-06	1,80,85,390/- روپے
سال 2006-07 (سات ماہ)	1,69,07,100/- روپے

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

ایوان میں اپوزیشن کے رویے کی پُرزور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آج کے اس اجلاس میں جو میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے افسوسناک صورتحال پیدا کی گئی اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں اور اس معزز ایوان میں اپوزیشن نے جو رویہ اپنایا میں اس کی پُرزور الفاظ میں مذمت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس ہاؤس نے رولزآف پروسیجر کے تابع چلنا ہے۔ یہ معزز ایوان آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ آپ نے بالکل صحیح فیصلہ صادر فرمایا اور آپ نے لیڈرآف دی اپوزیشن کو یہ کہا کہ ان کا پوائنٹ آف آرڈر رولز کے مطابق نہیں بنتا بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی طرف سے لیڈر آف دی اپوزیشن کو کھلی دعوت ہے کہ آپ رولزآف پروسیجر اٹھا کر دیکھیں، relevant rules پڑھیں اور پڑھ کر آپ بتائیں کہ کیا آپ کا پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے یا نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ جوڈیشل فیصلہ آپ کی طرف سے نہیں ہو سکتا تھا ہم آپ کے اس فیصلے کی پرزور تائید بھی کرتے ہیں اور آپ کو خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ گزشتہ ساڑھے چار سال کے دوران اپوزیشن نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ وہ ہاؤس اپنی مرضی کے مطابق چلائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ساری دنیا پر عیاں ہے کہ ادارے کسی شخص یا کسی جماعت کے تابع نہیں چلتے بلکہ ان کو قواعد وضوابط کے مطابق ہی چلایا جاتا ہے۔ آپ نے بڑے تحمل اور بردباری کے ساتھ ساڑھے چار سال اپوزیشن کے غیر جمہوری رویے کو بھی برداشت کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی بردباری کا بہت اعلیٰ ثبوت ہے جس کا ہم پھر ایک دفعہ اعتراف کرتے ہیں۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپوزیشن کی طرف سے بار بار گو مشرف گو کے نعرے لگانا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ حرکت ہے جو انہوں نے آج پہلی بار نہیں کی بلکہ وہ گزشتہ ساڑھے چار سال مسلسل اس کوشش میں رہے اور ان کی یہ کوشش رہی کہ اداروں کو کسی طرح سے ختم کیا جائے۔ میں اس بات کو یہاں پر دہرانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے بعد جنرل پرویز مشرف صاحب کی یہ سیاسی بصیرت کا نتیجہ ہے کہ آج یہ ادارے اپنی آئینی مدت کو پوری کر رہے ہیں اگر اپوزیشن کی خواہش پر عمل ہوتا تو شاید یہ ادارے کبھی بھی اپنی آئینی مدت پوری نہ کرتے اور اپوزیشن کی خواہش کے مطابق یہ کب کے ختم ہو چکے ہوتے لیکن جنرل پرویز مشرف کے تدبر کا نتیجہ ہے کہ یہ ادارے اپنی آئینی مدت پوری کر رہے ہیں۔ جہاں تک گو مشرف گو کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اب اپوزیشن کو اس حقیقت کا بھی اعتراف کر لینا چاہئے کہ گزشتہ ساڑھے چار سال کے دوران ان کے گو مشرف گو کہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ اس ملک میں موجود ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ان اداروں کے ساتھ ساتھ جنرل پرویز مشرف بھی اپنی آئینی مدت پوری کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں اس بات کو بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آج آپ نے ہاؤس کا ایجنڈا دیکھا اور معزز پریس نے بھی دیکھا کہ آج گورنمنٹ بزنس بالکل نہیں ہے آج کا ایجنڈا صرف اور صرف اپوزیشن کے مطالبے پر ہم نے ایگریکلچر پر عام بحث رکھی تھی لیکن انہوں نے بائیکاٹ کر دیا اور اپنے دیئے ہوئے ایجنڈے کو بھی وہ آگے چلانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم ان کے اس رویے کی بھی مذمت کرتے ہیں اور ہم ان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ خدا کے لئے انہیں اگر ان اداروں کا پاس نہیں ہے تو کم از کم اپنی commitment کا پاس کر لیں کہ اگر ان کی طرف سے مطالبہ پر یہ ایجنڈا دیا گیا تھا تو ان کو پھر اس ایجنڈے کا حصہ بننا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! آج صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو صورتحال رہی ہے میں اس کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر دو حوالوں سے تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایک وکلاء پر تشدد کیا گیا اور دوسری یہ کہ آج وکلاء کی صوبے میں ہڑتال رہی ہے۔ میں سب سے پہلے تشدد کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ موجودہ حکومت نے وکلاء برادری کی بہتری کے لئے اور بار ایسوسی ایشن کی فلاح و بہبود کے لئے جو اقدامات کئے ہیں شاید اس صوبے کی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہمارے دل میں اور موجودہ حکومت کے دل میں وکلاء برادری کا انتہائی احترام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم وکلاء برادری سے بجا طور پر اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ جو اس معاشرے میں ان کا ایک مقام ہے، جو ان کا سٹیٹس ہے، جو ان کا ایک کردار ہے اور جو اس صوبے کی عوام ان سے توقع کرتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ وکلاء برادری کو بھی اس کا احساس ہونا چاہئے اور ان کو اسی کے مطابق مظاہرہ کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک ریکارڈ کی بات ہے کہ صوبے میں دفعہ 144 نافذ ہے اور جلوسوں پر پابندی ہے اور ایک عام شہری سے ہم کیا گلہ کر سکتے ہیں جب ایک وکلاء برادری جن سے ہم قانون کی بالادستی کی بات کرتے ہیں، جن کی طرف سے ہم قانون کی پابندی کی بات کرتے ہیں اور جن کی طرف سے ہم آئین کی بالادستی کی بات منسوب کرتے ہیں انہی کی طرف سے اگر قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ افسوسناک بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ آج صوبے میں دفعہ 144 نافذ تھی اور لاہور میں چند وکلاء نے جلوس نکالنے کی کوشش کی Law Enforcing Agencies نے انہیں اس بات سے منع کیا اور وکلاء برادری کی طرف سے پولیس کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی جس کی میں سمجھتا ہوں کہ ہم وکلاء برادری سے یہ قطعی طور پر توقع نہیں کرتے تھے۔

جناب سپیکر! جہاں تک ہڑتال کا تعلق ہے میں دعوے کے ساتھ یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں آج بھی اس وقت اگر ہائی کورٹ کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں میں صرف لاہور کی بات کرتا ہوں تو 90 فیصد کیسوں میں وکلاء کی طرف سے حاضریاں لگی ہوئی ہیں اور وہ عدالتوں میں پیش ہوئے ہیں اپنی حاضری لگائی ہے اور اس کے بعد نکل گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وکلاء برادری نے بالعموم ہڑتال کا نوٹس نہیں لیا اور ہڑتال میں شامل نہیں ہوئے یہ عدالتی ریکارڈ اس بات کا شاہد ہے یہ میرے کہنے کی بات نہیں ہے اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ وکلاء نے ہڑتال کی تو میرے پاس پورے صوبے کا ریکارڈ موجود ہے کہ ایک ایک جج کے پاس کیا Cause List تھی اس میں کتنے وکلاء نے حاضری لگائی حاضری کے بعد آگے وکیل کا عدالت میں پیش ہونا وہاں اپنی حاضری لگا دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے جو ہڑتال کی کال دی تھی اس پر کوئی کان نہیں دھرے اور انہوں نے اپنا ایک پروفیشنل کردار ادا کیا۔

جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا اور اس کو میں ریکارڈ کا حصہ بنانا چاہتا تھا کہ وکلاء برادری نے اجتماعی طور پر صوبے میں اکثریت کے ساتھ عدالتوں میں حاضری دی ہے اور انہوں نے عدالتی بائیکاٹ کو کامیاب نہیں کیا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم Call Attention Notice لیتے ہیں۔ پہلا نوٹس 856 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ یہ جمعرات تک کے لئے pending کر لیا جائے۔ لہذا اس کو جمعرات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا نوٹس حاجی محمد اعجاز صاحب کی طرف سے ہے وہ تشریف فرما نہیں ہیں اس کو بھی جمعرات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں یہ تحریک استحقاق نمبر 7 جہانزیب راؤ صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، راؤ صاحب! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

ای ڈی او(آر) شیخوپورہ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

جناب جہانزیب راؤ: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 19۔فروری 2007 کو ای ڈی او(آر) شیخوپورہ کے پاس گیا اور ان سے اپنے حلقہ کے تعینات نیاز پٹواری حلقہ ونڈالہ دیال شاہ فیروز والا، شیخوپورہ کے بارے میں ان سے کہا کہ یہ پٹواری اسی حلقہ میں کافی عرصہ سے تعینات ہے۔ اس کو آپ نے کرپشن اور دیگر الزامات کے تحت متعدد دفعہ suspend کیا ہے اور ہر دفعہ سفارش پر بحال کر کے دوبارہ اسی حلقہ میں تعینات کر دیا ہے جبکہ میرے حلقہ کی اکثریت اس پٹواری کے خلاف ہے مجھے اس کی کرپشن اور دیگر غیر قانونی کارروائیوں کے خلاف شکایات لوگوں کی طرف سے آئی ہیں اس کے باوجود اس کو وہاں سے ٹرانسفر نہ کیا جا رہا ہے۔ میری اس بات سے وہ آپے سے باہر ہو گئے مجھ سے ترش اور گستاخانہ لہجے میں بات شروع کر دی کہ آپ کون ہوتے ہیں سرکاری کاموں میں مداخلت کرنے والے یہ میری مرضی ہے کہ میں جس کو چاہوں جہاں مرضی پوسٹ کروں اور جہاں چاہوں ٹرانسفر کروں۔ میں آپ کا اور آپ کے حلقہ کی عوام کا خیر خواہ نہیں ہوں بلکہ اپنے مفادات کو پیش نظر رکھ کر پوسٹنگ اور ٹرانسفر کرتا ہوں۔ آپ میرے دفتر سے فوراً نکل جائیں۔ ان کے اس ترش اور گستاخانہ لہجے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: جناب سپیکر! چونکہ یہ افسر ایس اینڈ جی اے ڈی کے under آتا ہے اس لئے اس کا جواب ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے میں دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: جناب سپیکر! میں نے ان کی تحریک سنی بھی ہے اور اس کا جواب بھی پڑھا ہے لیکن اس کا بہتر حل یہ ہے اور میں اپنے بھائی سے درخواست بھی کروں گا کہ مجھے تھوڑا موقع دیں۔ میں نے اس افسر کو بلایا ہوا ہے میں ان کی بات کرواتا ہوں اور ان کی غلط فہمی دور کروا دیتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی شکایت ہو تو یہ دوبارہ لے آئیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، راؤ صاحب! وزیر صاحب کی بات ٹھیک ہے۔

جناب جہانزیب راؤ: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! میں ان کو اپنی شکایت بتا دیتا ہوں اور اگر دور نہ ہوئی تو دوبارہ معاملہ take up کر لیں گے۔ براہ مہربانی! اس کو pending کر لیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک آئندہ Monday تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک محمد وقاص صاحب کی طرف سے ہے ان کی بھی درخواست آئی ہے کہ اسے بھی pending کر دیا جائے لہذا یہ بھی جمعرات تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 9 رائے فاروق عمر خان کھرل صاحب کی ہے۔ جی، رائے صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

ڈی او (آر) اوکاڑہ کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ

رائے عمر فاروق خان کھرل: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ میں اپنے حلقہ کے مسائل کے حل کے لئے راؤ محمد طارق ڈی او (آر) اوکاڑہ کے دفتر گیا۔ جب میں دروازہ کھول کر دفتر کے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ ڈی او (آر) اپنے مہمانوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھا جس نے میری طرف کوئی توجہ نہ دی۔ جس پر میں نے بتایا کہ میں ضروری کام سے آیا ہوں، آپ سے اہم معاملات پر بات کرنا چاہتا ہوں تو اس نے میری طرف دیکھتے ہوئے انتہائی ہتک آمیز لہجہ میں کہا کہ میں نے آپ کو دعوت نامہ نہیں دیا کہ میرے دفتر آ جاؤ اس وقت میں فارغ نہیں ہوں۔ جب وقت ملے گا، بات کروں گا۔ کافی دیر انتظار کرنے کے بعد میں نے دوبارہ متوجہ کیا اور اپنا مدعا بیان کرنے لگا۔ اس پر پھر مذکورہ آفیسر سیخ پا ہو کر بولا میں آپ کا ذاتی ملازم نہ ہوں۔ آپ کی ہر بات سنتا پھروں۔ تب میں نے کہا میں عوامی نمائندہ ہوں اپنے حلقہ کے مسائل کے حل کے لئے دفاتر میں جانا پڑتا ہے اب بھی اسی لئے آپ کے دفتر میں آیا ہوں۔ اس پر ڈی او (آر) مزید سیخ پا ہو گئے اور کہنے لگا۔ میں جانتا ہوں کہ میرے فرائض منصبی کیا ہیں، میرا جو جی چاہتا ہے میں وہ کرتا ہوں۔ آپ کا غلام نہ ہوں۔ آپ میرا جو کچھ بگاڑنا چاہتے ہیں بگاڑ لیں۔ آپ میرے جیسے آفیسر کا کیا کر سکتے ہیں؟ زیادہ سے زیادہ اسمبلی میں تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں۔ استحقاق کمیٹی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اب تم میرے دفتر سے دفع ہو جاؤ۔ مذکورہ آفیسر کے اس ہتک آمیز اور ناروا سلوک سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان

میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی!

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: جناب سپیکر! میں اپنے عزیز م سے گزارش کرتا ہوں کہ مجھے جواب تو بڑا خوبصورت لکھ کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس افسر کو بھی بلایا ہوا ہے اگر یہ چاہیں تو ان کی جو بھی غلط فہمی ہے اس کو دور کر لیتے ہیں۔ اگر یہ کہیں تو میں جواب پڑھ دیتا ہوں لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں فاضل دوست کا بڑا احترام ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کو بھی pending کر لیتے ہیں۔ چودھری صاحب اس افسر کو بلا لیتے ہیں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: جناب سپیکر! اس افسر کو بلایا ہوا ہے۔

رائے عمر فاروق خان کھرل: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب نے اس کو بلایا ہوا ہے، ہو سکتا ہے کہ آپ کا مسئلہ حل ہو جائے۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: جناب سپیکر! ہم ان کا مسئلہ حل کروائیں گے۔ ورنہ مجھے اس کا جواب پڑھنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ پہلے تو پولیس کا مسئلہ ہوتا تھا کہ ایم پی اے کو صرف پولیس کے ہاں عزت نہیں ملتی تھی اب ریونیو ڈیپارٹمنٹ بھی اسی ڈگر پر چل پڑا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: جناب سپیکر! میں اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی: جناب والا! اس نے جو جواب بھجوایا ہے وہ یہ ہے کہ فاضل ممبر صاحب جب بھی ہمارے دفتر میں تشریف لاتے ہیں میں ہمیشہ ان کے ساتھ انتہائی عزت اور احترام کے

ساتھ پیش آتا ہوں اور حتی المقدور ان کے مسائل سننے کے بعد ان کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور ان کے شایان شان مکمل پروٹوکول دیتا ہوں۔ فاضل ممبر صاحب نے اپنی تحریک استحقاق میں جو باتیں درج کی ہیں ایسی باتیں تو ہم عام سائل کے ساتھ بھی نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہماری کوئی جرأت ہے اور فاضل ممبر کے ساتھ ہم ایسی بات کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ فاضل ممبر صاحب ہمارے لئے نہایت قابل احترام ہیں اور میں بڑے ہی ادب کے ساتھ جواب پیش کر رہا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ میں نے اس کو بلایا ہوا ہے ابھی میں ان کی آمنے سامنے بات کروا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: رائے صاحب! اس کو کل تک کے لئے pending کر لیتے ہیں۔

رائے عمر فاروق خان کھرل: جناب سپیکر! اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ وزیر صاحب سے مل لیں میں اسے dispose of نہیں کر رہا۔ میں اسے کل تک کے لئے pending کرتا ہوں۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 939 رانا مشہود احمد خان صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ محرک چونکہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار حاجی محمد اعجاز صاحب، رانا آفتاب احمد خان، ملک اصغر علی قیصر صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے یہ move ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔۔۔ شیخ صاحب! وزیر کلچر 20 تاریخ تک ملک سے باہر ہیں اس لئے اس کو pending لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ اس کو pending کر لیں اور اس کے آگے میری اور تحاریک التوائے کار ہیں میں ان کو پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو آپ اپنی ٹرن پر ہی پڑھیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک 22 تاریخ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک محترمہ ثمینہ

نوید صاحبہ کی طرف سے ہے ان کی طرف سے بھی درخواست آئی ہے کہ اسے بھی pending کر دیا جائے۔ لہذا یہ تحریک جمعرات تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک بھی محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کی ہے۔ یہ تحریک بھی جمعرات تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔۔۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک شیخ اعجاز احمد صاحب کی ہے۔ ان کی طرف سے بھی درخواست ہے لہذا یہ تحریک بھی بدھ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 963 شیخ اعجاز احمد صاحب کی ہے۔۔۔ ان کی درخواست آئی ہے لہذا یہ تحریک بھی بدھ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک ملک اصغر علی قیصر صاحب کی ہے وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریک dispose ہوئی۔ اگلی تحریک 970 حاجی محمد اعجاز صاحب، رانا آفتاب احمد خان صاحب، ملک اصغر علی قیصر صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 972 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 973 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 975 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 980 رانا آفتاب احمد خان صاحب، ملک اصغر علی قیصر صاحب، حاجی محمد اعجاز صاحب۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک نمبر 984 شیخ اعجاز احمد صاحب کی ہے۔۔۔ ان کی طرف سے دخواست آئی ہے لہذا بدھ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری ایک موشن ہے اور آپ نے مجھے کہا تھا کہ میں اس کو take up کروں گا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کل take up کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری کافی تحاریک pending ہیں صرف ایک تحریک take up کر لیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کل take up کر لیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر زراعت پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز وزیر زراعت کی تقریر سے ہوگا۔ دیگر اراکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اپنے نام کی چٹیں مجھے بھجوا دیں۔ راجہ صاحب! میرا خیال یہ ہے کہ کیونکہ یہ بڑا اہم issue ہے زراعت پر بحث ہونی ہے اور پورے ملک بلکہ خاص طور پر صوبہ پنجاب کی 80 فیصد آبادی کا دارومدار بھی زراعت پر ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن بھی جب ایوان میں بیٹھی ہو گی لہذا اسے آئندہ Monday تک کے لئے pending کر لیتے ہیں۔ لودھی صاحب! آپ کا شکریہ

وزیر زراعت: جناب سپیکر! یہ جو آپ نے pending کر دیا ہے اچھی بات ہے لیکن اس بحث میں حصہ لینے کے لئے بڑا بڑھ چڑھ کر انہوں نے آپ کے سامنے یہ امید کی تھی کہ ہم اس بحث میں حصہ لیں گے۔ ان کو اس بات کا احساس دلانے کے لئے میں پچھلے ہاؤس میں بھی اور ہر ہاؤس میں کوشش کرتا ہوں کہ زراعت بہت اہم موضوع ہے اور ہم نے تین سال بڑی اچھی پراگرس کی ہے لیکن مجھے افسوس یہ ہوا کہ خود ہی انہوں نے insist کر کے دن مقرر کیا اور اس کے بعد ایک آئینی issue پر وہ بائیکاٹ کر کے چلے گئے ہیں۔ اگر وہ معاملہ ہے تو وہ آئین اور قانون کا ہے اور قانون کے مطابق ہی اس کا فیصلہ ہونا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے آئینی issue پر بائیکاٹ نہیں کیا بلکہ بغیر کسی وجہ کے ہی بائیکاٹ کر گئے ہیں۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر! لیکن وہ اس بحث میں تو حصہ لیتے تاکہ لوگوں کو بھی علم ہوتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس کل بروز منگل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔